تفسیر مظہری

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی

تشریحی ترجمہ مع ضروری تعلیقات

مولانا سید عبد الدائم الجلالی

دار الاشاعت

تفسیر مظہری

جلد ہشتم

سورۃ الحج سے سورۃ الشعراء تک

پارہ ۱۷ رکوع ۸ تا پارہ ۱۹ رکوع ۱۵ تک

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ

تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبدالدائم الجلالی

رفیق ندوۃ المصنفین

ناشر

دارالاشاعت

اردو بازار کراچی ۱ ——— فون ۲۱۳۷۶۸

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی

طباعت : ۱۹۹۹ء شکیل پریس کراچی۔

ضخامت : صفحات در ۶ جلد

[redacted]

سامنے اپنی زینت کا اظہار امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نہیں۔

امام مالک نے فرمایا ما ملکت ایمانھن کا لفظ اپنی باندیوں کو بھی شامل ہے اور اپنے غلاموں کو بھی۔ اپنا غلام بھی مثل دوسرے محارم کے ہوتا ہے جو زینت دوسرے محرم کے سامنے ظاہر کی جاسکتی ہے وہ اپنے غلام کی سامنے بھی ظاہر کی جاسکتی ہے اور عورت کا جو حصہ زینت محرم دیکھ سکتا ہے وہ اس عورت کا غلام بھی دیکھ سکتا ہے۔

امام شافعی نے بھی اس کی صراحت کی ہے اور جمہور شافعیہ کے نزدیک یہی روایت زیادہ صحیح بھی ہے (ابو حامد شافعی اور نووی شافعی کی رائے اس کے خلاف اوپر گزر چکی) گھر کے غلام بغیر اجازت طلب کرنے کے اندر آتے جاتے رہتے ہی ہیں اور بغیر اجازت اندر آنے کی عام ضرورت بھی رہتی ہے۔

بغوی نے لکھا ہے حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہ سے بھی ایسی ہی روایات منقول ہیں حضرت انس کی روایت کردہ حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام سیدہ فاطمہ کو عطا فرمایا اور غلام کو ساتھ لے کر حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لے گئے اس وقت حضرت سیدہ کے پاس صرف اتنا کپڑا تھا کہ اگر سر چھپاتی تھیں تو پاؤں کھلے رہتے تھے اور ٹانگیں چھپاتی تھیں تو سر تک کپڑا نہیں پہنچتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا کوئی حرج نہیں (کوئی غیر نہیں ہے) صرف تمہارا باپ اور تمہارا غلام ہے۔ رواہ ابو داؤد۔ اس حدیث کے جواب میں کہا جاسکتا ہے کہ ممکن ہے وہ غلام چھوٹی عمر کا ہو۔ حدیث میں جو لفظ غلام آیا ہے وہ اس کی تائید کرتا ہے (غلام کا معنی ہے لڑکا)

حضرت ام سلمہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب تم میں سے کسی مکاتب غلام کی رقم (کتابت) پوری ادا ہو جائے تو اس کو مکاتب سے پردہ کر لینا چاہئے۔ رواہ الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ اس حدیث سے (غلام سے کامل پردہ نہ کرنے پر) استدلال مفہوم مخالف کے اعتبار سے کیا جاسکتا ہے۔ (حدیث کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ اگر بدل کتابت پورا ادا نہ ہو اور غلام آزادی حاصل نہ کر سکا ہو تو اس سے پردہ نہ کرنا چاہئے)۔

أَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ أُولِى الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ یا ان مردوں پر جو طفیلی کے طور پر رہتے ہوں اور ان کو ذرا توجہ نہ ہو۔

غیر اولی الاربۃ یعنی جن کو عورتوں کی طرف رغبت نہ رہی ہو۔ مراد ہیں پیر فرتوت۔ بہت بوڑھے، از کار رفتہ۔ ان کو تابعین اس لئے کہا گیا کہ یہ خود کوئی کمائی نہیں کر سکتے، گھر والوں کے تابع ہوتے ہیں تاکہ بچا کھچا کھانا ان کو مل جائے۔ حسن نے کہا غیر اولی الاربۃ وہ لوگ ہیں جن کو انتشار نہ ہو سکتا ہو، عورتوں سے قربت نہ کر سکیں اور نہ عورتوں کی رغبت ان میں باقی رہی ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا نامرد مراد ہے۔

سعید بن جبیر نے کہا ناقص العقل خبطی مراد ہیں عکرمہ نے کہا ذکر بریدہ مراد ہیں بعض نے کہا مخنث مراد ہیں۔ مقاتل نے کہا پیر فرتوت از کار رفتہ اور نامرد اور خصی اور ذکر بریدہ سب مراد ہیں۔

صحیح یہ ہے کہ خصی اور ذکر بریدہ نامحرم عورت کے معاملہ میں نر کا حکم رکھتے ہیں۔ ہدایہ میں ہے خصی نر قابل جماع ہوتا ہے اور ذکر بریدہ کی بھی یہی حالت ہوتی ہے، مس کر سکتا ہے، رگڑ سکتا ہے اس کو انزال ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ زنانہ جو بدفعلیوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے زنانہ بن گیا ہو وہ بھی بد چلن نر ہوتا ہے یہ سب لوگ آیت قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ کے حکم میں داخل ہیں، آیت کا حکم ذکر بریدہ خصی اور مخنث کو بھی شامل ہے اور یہ شمول قطعی ہے۔ اور آیت التابعین غیر اولی الاربۃ میں ان ذکر بریدہ خصی وغیرہ کا شامل ہونا قطعی نہیں ہے اس لئے اول آیت میں جو نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے وہ ان پر لاگو ہوگا۔ صاحب کفایہ نے لکھا ہے کہ ہدایہ میں جو مخنث کے ساتھ بالردی من الافعال کی شرط لگائی گئی ہے اس کی مراد یہ ہے کہ وہ مخنث مراد ہیں جو مفعولیت میں مبتلا ہوں وہ مخنث مراد نہیں ہیں جن کے اعضا میں نرمی اور زبان میں لوچ اور لچک ہو خلقی مخنثوں کی مشابہت ان میں پائی جاتی ہے، عورتوں کی طرف نفسانی میلان نہ رکھتے ہوں اور فاسقانہ مفعولیت میں مبتلا